اخبار نور افشاں لودیانہ

[illegible]

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۳ — مطبوعہ ۶ - جون ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۷

نور افشاں

مطبوعہ ۶ جون ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ

لائق معصر کوہ نور نے بعنوان "باہمی کمیونٹی اور نیشنل کانگرس" اپنے پرچہ مطبوعہ ۲۵ مئی ۱۸۸۹ء کے صفحہ ۳ کے کالم اول سطر ۱۲ میں ڈاکٹر بھکاجی صاحب کی تقریر پر ذیل کا فقرہ تحریر فرمایا ہے کہ "نسل و مذہب کا اختلاف اتفاق کا مانع نہیں ہو سکتا" افسوس کہ ہمارے بزرگ اور نہایت تجربہ کار اور دانا معصر کی قلم سے ایسا فقرہ نکلا - دنیا کی تواریخ میں اس امر کے ثبوت کے لئے کہ مذہب کا اختلاف ہی تمام نفاق کی جڑ و بنیاد ہے ہزارہا مثالیں موجود ہیں - چنانچہ ذیل میں ہم چند ایک کا ذکر کرتے ہیں - اولاً - ملک یورپ میں مذہب کے اختلاف کے باعث جو جو خونریزیاں ہوئی ہیں اُنکے بیان کرنے کی قلم کو طاقت نہیں - اُنکا ذکر پڑھتے ہی دل میں دہشت آتی ہے اور کلیجہ دھڑکنے لگتا ہے - کیا یہہ مذہب کا اختلاف نہیں تھا کہ لوتھر کے وقت تمام یورپ میں جنگ کا جوش پیدا ہوا اور صدہا جانیں تلف ہو گئیں اور کہ میری نے جو ہزارہا جانوں کا خون کیا اختلاف مذہب کے سبب سے نہیں کیا **فلپ** ثانی نے جو نیدرلینڈ میں ظلم و سختی اور خونریزی کی کیا اس اختلاف مذہب کا کچھ کم ثبوت تھی*

ثانیاً - عرب میں جو لکھوکھا جانیں قتل کی گئیں اور قریشیوں کا نام و نشان مٹا یا گیا کیا یہہ اختلاف مذہب کا سبب نہیں تھا - اور کیا محمد صاحب بانی اسلام نے اس اختلاف کے سبب سے جہاد کا حکم نہیں دیا تھا - اور سیکڑوں لڑائیاں غزوہ اور سریہ نہیں ہوئیں تھیں +

ثالثاً - ملک ہندوستان میں اس اختلاف مذہب کے سبب سے کیا کچھ نہیں ہو چکا مسلمانوں نے اس اختلاف کے سبب سے اس ملک کو لوٹا - کیا یہہ ملک محمود غزنی کے حملے جنکا اصل سبب یہہ ہی اختلاف مذہب تھا بھول جائیگا اور اورنگ زیب کی سختیں بھلا دیگا جنکا اصل مدعا صرف یہہ ہی تھا کہ سب کو مسلمان ہی بنا ڈالے اور اس اختلاف مذہب کو ہندوستان سے مٹا کر صرف اسلام ہی کو رونق دیوے - کیا سکھوں کے بانی جنکو اس اختلاف مذہب کے سبب ہزارہا تکلیفات اور سختیں اُٹھانی پڑیں ثابت نہیں کرتے کہ یہہ سب کچھ اختلاف مذہب ہی کا نتیجہ تھا جناب من اس اختلاف مذہب نے تو خاندانوں کو تباہ اور بادشاہتوں اور حکومتوں کو برباد کر دیا ہے - اور یہی اختلاف مذہب انسان کو سیدھا دوزخ تک بھی پہنچا دیگا +

ڈاکٹر بھکاجی صاحب کا کہنا بیجا نہیں - آپ چاہے سو اسطے کہ کانگرس کے معاون ہیں ایسا فرماویں - لیکن انصاف تو یہہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ ڈاکٹر بھکاجی کا فرمانا بدیہی ہے کہ جبتک یہہ باہمی مذہبی نفاق قائم ہے تب تک کوئی کسی قسم کا اتحاد اس ملک کے تمام باشندوں کے درمیان ہونا مشکل بلکہ نا ممکن ہے اور اسوقت ہم یہہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ دین عیسوی ہی

* نوٹ ۱۸۵۷ء کا غدر جو اس ملک میں عام طور پر خوفناک حالت میں مبعوث نکلا تھا اور صدہا جانوں کا نقصان ہوا تھا (خاصکر عیسائیوں کا) کیا ابھی تازہ مثال یاد نہیں کرتے + ایڈیٹر -

حرف ایک ایسا مذہب ہے کہ جسکے ذریعے سے تمام لوگوں میں میل واتحاد قائم ہو سکتا ہے اور اسوقت اگر نیشنل کانگرس کی تحریک لیجاوے کہ جسوقت اُس ملک کی تمام قومیں باہمی اتفاق سے ایک ہو جاویں اور نفاق کا نام ونشان تک نہ ہو تو ضرور یہہ تمام تجاویز مفید مطلب ہونگی ورنہ یہہ ایسی کارروائی جو اس زمانے میں ہمارے مہربان کرنے لگے ہیں ہرگز مفید نہ پڑیگی بلکہ بجائے فایدے کے بُرے بُرے نتیجے پیدا کریگی۔ امید ہے کہ اس ہماری تحریر کو ہمارے لائق ہمعصر کچھ بُرا نہ مانینگے +

بابو کدار ناتھ صاحب طالب علم مدرسہ علم الٰہی سہارنپور کا ایک مضمون "پادری ٹھاکر داس صاحب کے جواب کا جواب" ہمارے پاس پہنچا ہے لیکن چونکہ اسپر بہت کچھ لکھا جاچکا ہے اور رائے دی گئیں ہیں اسلئے مناسب سمجھا گیا ہے کہ اس بحث کو ختم کریں۔ صرف پادری ٹھاکر داس صاحب کا مضمون جو انہوں نے ان سب راؤں کے لینے کے بعد لکھا ہے۔ درج اخبار کیا جاتا ہے +

جواز بپتسمہ کی بابت کئی ایک مضامین اور بھی ہمارے پاس آئے ہیں چنانچہ ایک مضمون جے۔ جے والش صاحب ساکن مین پوری کا بھی پہنچا ہے جو صاحب موصوف نے مسٹر عبداللہ آتھم صاحب کے جواب کی تردید میں لکھا ہے۔ مگر چونکہ اس بارے میں بہت کچھ لکھا جاچکا ہے لہذا اسکو طول دینا مناسب نہ سمجھکر درج اخبار نہیں کیا گیا +

اگلے ہفتہ ہم کلارک آباد عیسائی بستی کی بابت پادری۔ پی۔ سی۔ اوپل صاحب کا مضمون درج کرینگے ۔ ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ اسکا ذکر نورافشاں کے کسی گذشتہ پرچے میں بھی ہوچکا ہے اُسوقت کا بیان بستی موصوف کی ابتری ظاہر کرتا تھا لیکن یہہ بیان اسکی عمدہ حالت ظاہر کرتا ہے اگر یہی حالت ہے جیسی کہ بیان ہوئی ہے تو ہم بہت خوش ہیں +

غور طلب

کسی حرامکار ناپاک یا لالچی کو جو بت پرست ہے مسیح اور خدا کی بادشاہت میں میراث نہیں ہے

بقول دھرم جیون اخبار ہندوستانی آریوں کی بابت ذیل کے فقرے شائع کرتا ہے جو ناظرین کی توجہ کیواسطے ہم بھی یہاں درج کرتے ہیں۔ "آریہ سماج کے اس فرقے نے تمام ہندوستان کے دیگر مذاہب کے پیراوں کو سخت ناراض کر رکھا ہے۔ یہہ لوگ بالکل ناواقف ہیں کہ کیونکر دوسرے شخص کے مذہبی خیالات کی عزت کرنی چاہئے۔ جسکا نتیجہ یہہ ہوا ہے کہ سکھ اُس قدر اُن سے برہم ہیں جسقدر کہ ہندو۔ برہمو سماجی اُسیقدر ناراض ہیں جسقدر کہ عیسائی۔ مسلمان اُنکی سخت تحریروں اور تقریروں سے اُسیقدر ناراض ہیں جسقدر کہ ہندوستان کے باقی دوسرے گروہ کے لوگ ہمارا اعتراض کسی مذہبی اصول پر نہیں ہے۔ بلکہ ہم معترض طریقہ پر ہیں..... ہمکو اُمید ہے کہ آئندہ اِس کہنے کا موقعہ نہ دینگے کہ یہہ لوگ اپنی زباندرازی سے ملک کے امن میں مخل ہونا چاہتے ہیں" اس بیان میں ہم اپنے ہمعصر کے ساتھ بالکل متفق ہیں۔ اور روزمرہ دیکھنے میں بھی آتا ہے کہ آریا صاحبان کی یہہ چال اُنکو زیادہ تر متنفر بناتی جاتی ہے۔ اور سبب اسکا یہہ ہے کہ ان صاحبان نے ہر ایک مذہب کے بزرگوں کو دشنام دہی اور متہم کرنا اور ناحق جھوٹی باتیں اور بے جا اعتراض کرنیکا شیوہ اختیار کیا ہوا ہے اگر کسی بزرگ دین کا نام بغیر ہنسی اور ٹھٹھے اور بدزبانی کے نہیں لیتے۔ اور اس پر دعوےٰ سچے مذہب کا کرتے ہیں۔ کیا سچا مذہب یہہ ہی سکھلاتا ہے ہرگز نہیں۔ بلکہ کوئی صاحب عقل آریا بھائیوں کی ایسی کارروائی کو پسند نہ کریگا۔ لازم تو یہہ ہے کہ اگر آریا صاحبان نے کوئی صداقت مذہبی حاصل کرلی ہے اور راہ نجات اُن پر منکشف ہوگئی ہے۔ تو وہ ہر دل عزیز بنکر ہر ایک فرد بشر کو اُسکا ثبوت جائز طور سے دیویں اور صداقتوں کا نقش دل پر موثر کریں اور نہ کہ ایسی چال چلیں کہ جس سے لوگوں کے دل انکی طرف سے کھٹے ہو جاویں۔ اور لوگ مندرجہ بالا خیالات پیدا کرنے کا موقعہ پاویں +

ہمعصر بھارت سدھار نے مطبوعہ ۲۰ مئی ۱۸۸۹ء کے پرچہ میں "گورنمنٹ اور اُسکا انوکھا حکم نمبر ۳" شائع کیا ہے۔ اور ایک گریجوایٹ ہندو کا ذکر کرکے لکھتے ہیں کہ "ایک اسامی کے خالی ہونے پر ایک ہندو نے اُسکے افسر متعلقہ کی خدمت میں عرضی دی جواب ملا کہ چونکہ تم مسلمان نہیں ہو اسلئے کامیاب نہیں ہوسکتے۔ اُسنے پھر لکھا کہ میں مسلمان ہو جاتا ہوں۔ سُنا ہے کہ اسپر بھی افسر صاحب رضامند نہ ہوئے بلکہ یہہ کہکر ٹال گئے کہ ہمیں پورانے مسلمانوں کی ضرورت ہے"۔ اور ہمعصر موصوف اسبات کی تحریک کرتا ہے کہ "اچھا ہو کہ یہہ لوگ (ہندو) بھی سب ملکر ایک بھاری جلسہ منعقد کریں اور اُس میں اُس حکم کے حُسن وقبح کو اچھی طرح سے جانچکر ایک ایسا میموریل تیار کریں کہ جس سے ہماری عادل گورنمنٹ انکی تمام مشکلات کو آسانی سے جان جائے اور اپنے موجودہ حکم کی تنسیخ کرکے اپنی یک چشم بینی اور ہر دلعزیزی کا ثبوت اور بھی بہم پہنچائے"۔ ہمعصر کی یہہ شکایت بھی بیجا و بے محل نہیں بلکہ بالکل ٹھیک و درست ہے اور ایسے ہی نتیجوں کا پہلے سے ہی اندیشہ تھا۔ ضرور ہے کہ گورنمنٹ اپنے اس حکم کی نظرثانی فرماوے۔

ایجوکیشنل کانفرنس پنجاب منعقدہ ۱۴ مئی ۱۸۸۹ء نے زمینداری اسکولوں کا تقرر منظور فرمالیا ہے۔ یہہ بات نہایت ہی عمدہ ہوئی کیونکہ اس میں اس ملک کی ترقی کا سبب ہے اور ایسے مدرسوں کی بڑی ضرورت بھی ہے۔ یہہ بخوبی دیکھا جاتا ہے کہ اس ملک کے نوجوان کچھ تھوڑا سا علم سیکھ کر روزگار کی تلاش میں ہو جاتے ہیں۔ اور اسی سبب سے آجکل روزگار کی قلت بھی ہوگئی ہے۔ اور صدہا بلکہ ہزارہا متلاشی روزگار مارے مارے پھرتے ہیں۔ لیکن اگر ایسے اسکول اور آور دستکاری کے اسکول جاری کئے جائیں اور لوگ اپنا ہی کام زیادہ درستگی۔ اور عمدگی سے کرنا سیکھ جاویں تو وجہ معاش کے پیدا کرنے میں چنداں دقت نہ ہوگی

تاج الاخبار مطبوعہ ۲۸ مئی ۱۸۸۹ء میں اُس کا ایک نامہ نگار بعنوان "گورنمنٹ کی بے پرواہی اور خوفناک نتیجہ" ایک آرٹیکل لکھتا ہے جسمیں وہ لاہور کے مذہبی فساد جسکا ذکر ہمعصر ہماری خبر لاہور مطبوعہ ۱۳ مئی ۱۸۸۹ء میں ہوا۔ اور بہاولپور کے فساد جسکا بیان صادق الاخبار مطبوعہ ۱۶ مئی ۱۸۸۹ء میں ہوا ذکر کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ کو اُسکے بُرے نتیجے سے آگاہ کر کے تحریر کرتا ہے۔ کہ "گورنمنٹ کو ہر طرح سے ہوشیار رہنا چاہئے۔" ہم بھی اس پر بہت کچھ لکھتے لیکن اس موقعہ پر ہمارے اخبار میں اس مضمون کی گنجائش نہیں پر اُمید ہے۔ کہ کسی اور وقت اُسکا ذکر کرینگے پر اتنا کہنے پر اکتفا کرتے ہیں کہ ان مذہبی فسادوں کا نتیجہ جو چند سال سے متواتر کم و بیش در پردہ ہوتے رہتے ہیں۔ اور گورنمنٹ اُنکا خاطر خواہ بندوبست نہیں کرتی کسیوقت نہایت ہیبتناک نتیجے نکلینگے جنکا تدارک اُس حالت میں مشکل بلکہ دشوار ہوگا +

عالم تصویر مطبوعہ ۲۱ مئی ۱۸۸۹ء میں اُسکے ایک نامہ نگار محمد امداد اللہ ساکن فرخ آباد کی طرف سے ایک مضمون بعنوان "تعلیم نسوان" درج ہوا ہے۔ اور عورتوں کی تعلیم کی ضرورت وجہ معقول سے بیان کی ہے۔ اور تعلیم نہ دینے کے نقصانات میں اُس بُرے اثر کا بخوبی ذکر کیا ہے جو جاہل عورتوں سے اُنکی اولاد پر ہوتا ہے۔ اور بخوبی ثابت کیا ہے کہ عورتوں کا جاہل ہونا فقط اُنہیں کے لئے مضر نہیں بلکہ مردوں اور لڑکوں کے حق میں بھی از حد مضر ہے۔ علی ہذا القیاس اُنکا صاحب علم ہونا فقط اُنہیں کیواسطے مفید نہیں بلکہ مردوں اور لڑکوں کے لئے بھی مفید ہے۔ ہماری رائے میں ایسے مضامین اگر اخباروں میں درج ہوں تو اُنسے بڑا فائدہ ہو۔ اور اُمید ہے کہ رفتہ رفتہ ملک میں اصلاح ہو جاوے +

بڑی باتیں

چھوٹے لمحے۔ بیماری کا آغاز۔ گناہ کا شروع۔ آگ کی چنگاری۔ موت۔ زندگی۔ روز حشر +

مراسلات

تیسرے دن مُردوں میں سے پھر جی اُٹھا

سلسلہ کیلئے دیکھو نور افشاں نمبر ۲۲

۱۸۸۹ء

تیسرے خیال کو رویا کا خیال کہا جاتا ہے اور یہہ خیال آجکل پہلے دو خیالوں سے عالموں کے درمیان زیادہ مشہور ہے کیونکہ ایک نامی اور عالم شخص **رینان** صاحب نے اسکو دلچسپ عبارت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ وہ خیال یہہ ہے کہ گڈ فرائیڈے کے ماجرے سے مسیح کے شاگرد بہت دلگیر اور رنجیدہ خاطر ہو گئے تھے یکایک اُن میں سے ایک عورت مریم مگدلین جو پُر جوش اور سرگرم طبیعت کی تھی۔ اپنے خیال کے بس میں آکر چلا اُٹھی کہ خداوند جی اُٹھا ہے بجلی کی موافق یہہ کلام شاگردوں کی جماعت میں پھر گئی تھی جماعت اسکے اثر میں آگئی اور کہنے لگی خداوند جی اُٹھا ہے چند روز بعد انمیں سے ایک نے کہا آؤ ہم گلیل کو جاویں وہاں ہمکو خداوند دکھلائی دیگا۔ جب وہ گلیل میں پہنچے اور اُس جھیل اور اُس مکان کو دیکھا۔ جہاں مسیح اُنکو ملتا تھا۔ اور اُنکو تعلیم دیتا تھا اور محبت کا کلام کہتا تھا تب مسیح کی ساری سرگذشت اُنکو تازہ ہو گئی اور وے خیال کرنے لگے کہ ہم خداوند کو دیکھ رہے ہیں۔ آخر کو گلیل کے پہاڑ پر کئی سو شاگرد مسیح کے اکٹھے ہو گئے۔ ہوا اس پہاڑ کی نہائت لطیف ہے اور طرح طرح کے دھوکہ سے بھری ہوئی ہے۔ اس قسم کا ایک دھوکھا اُنکے سامنے پیش ہوا۔ وے سوچنے لگے کہ مسیح کی صورت اُنکے سامنے کھڑی ہے مگر آسمان کی طرف اُٹھ رہی ہے اُنہوں نے چلا کر کہا کہ خداوند آسمان پر چڑھ گیا۔ اور خدا کے دہنے ہاتھ جا بیٹھا +

یہہ خیال ایسا ہی خام ہے جیسے پہلے دو یہہ اسم بامسمیٰ نتیجہ **رینان** صاحب کی رویا کا نتیجہ ہے کیونکہ اسطرح کا رویا صرف تب ہی نظر آتا ہے جب آدمی سارے دل سے اُسکا منتظر اور اُمیدوار ہو لیکن ہمکو معلوم ہے۔ کہ مریم مگدلین اور اَور عورتیں جو اُسکے ساتھ جاتی تھیں اس رویا کی اُمیدوار نہیں تھیں۔ وے خوشبو تیار کر کے مسیح کی لاش پر ملنے کو گئی تھیں سوائے اسکے رویا ایک تنہا عورت یا مرد کو نظر آسکتا ہے۔ لیکن انجیل نویسوں کا بیان ہم پڑھتے ہیں کہ مسیح کم سے کم دس دفعہ اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوا۔ نہ صرف تنہا آدمی کو غم اور افسوس کی حالت میں بلکہ ایک دفعہ وہ دو شاگردوں کو نظر آیا جو عماؤس کی بستی میں جارہے تھے ایک دفعہ دس رسولوں کو پھر گیارہ رسولوں کو پھر سات شاگردوں کو جب وہ دریا میں مچھلی پکڑ رہے تھے اور پچھلے دن جبکہ وہ آسمان پر صعود کر گیا پانچ سو آدمی سے زیادہ شاگردوں کو نظر آیا اسلئے ہم اسکو رویا منظور نہیں کر سکتے یہہ بھی غور کے لائق ہے کہ یہہ نمائش خواب کے موافق نہیں تھا مسیح نے اپنے ہاتھ اور پہلو شاگردوں کو دکھلائے اُنہوں نے بھونی مچھلی کا ایک ٹکڑا اور شہد کا چھتا اُسکو دیا اُسنے لیکر اُنکے سامنے کھایا +

مسیح کی نمائش بے معنے نہیں تھیں جیسا اُسکی زندگی کے سارے کام روحانی مطلب سے بھرے ہوئے تھے۔ اسیطرح جی اُٹھنے کے بعد جو کچھ کیا وہ بھی نصیحت سے بھرا ہوا ہے۔ مثلاً اُسنے شاگردوں کے ساتھ دریائے گلیل کے کنارے پر روٹی کھائی اس سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ محنت تمام ہوئی آسمانی دریا کے کنارے پر آرام ہے۔ کامل کلیسیا ہمیشہ کی ضیافت میں شامل ہوتی ہے۔ ان نمائشوں میں مسیح نے جو کلام کہا وہ ابھی تک شاگردوں کے دلوں میں جاگتا ہے۔ وہ زندہ کلام ہے روشنی اور قوت سے بھرا ہوا جو ابتک مسیحی ملکوں میں بلکہ کل دنیا پر اثر کر رہا ہے۔ مریم مگدلین کے روبرو مسیح نے روٹی نہیں کھائی نہ توما کو پاک نوشتوں کی تعلیم دی جیسے اُن شاگردوں کو دی جو عماؤس کی بستی میں جارہے تھے توما کی بے ایمانی کا سبب اور تھا اور عماؤس کے جانیوالوں کی بے ایمانی کا باعث اور تھا صرف ایک ہی نمائش میں مسیح نے معجزہ دکھلایا اور باقی میں

صرف اپنے آپکو جو سب معجزوں سے افضل معجزہ ہو ظاہر کیا کبھی بجلی کے موافق چمکتا ہوا نظر آیا اور کبھی چاند کی نرم اور ملائم روشنی کے مطابق دکھائی دیا مریم کے سامنے کاہن کے طور پر ظاہر ہوا اور عماؤس کے جانے والے شاگردوں پر نبی کے طور سے اور اسی دن شام کو رسولوں پر آسمان کے بادشاہ کی حیثیت میں عماؤس کے جانے والوں کے ساتھ قریب آٹھ میل کے سفر کیا اور عورتوں کی نظر سے ایسا گذرا جیسا کہ رویا تھا عورتوں سے محبت سے ملا اور مردوں سے نہائت سنجیدگی کے ساتھ یعقوب اور پطرس پر دریائے گلیل کے اوپر عجیب طور پر ظاہر ہوا جب گلیل کے پہاڑ پر پانسو آدمیوں پر نہائت شان کے ساتھ ظاہر ہوا۔ یوحنا ساری نشانوں کو معجزہ کہتا ہے انکے وسیلے سے ایمان کی تقویت ہوتی ہے۔ اور مسیح کے جی اُٹھنے کی سچائی پر پورا یقین پیدا ہوتا ہے ہم انجیل نویسوں کے بیان کو بلاتعصب اور خالص دل کے ساتھ پڑھیں تو بیشک و شبہ ہم اُنکے تواریخی صحت پر یقین کرینگے ✠

مسیح کے جی اُٹھنے کا مسئلہ ہمارے دلوں کو اس نتیجہ پر پہنچاتا ہے ہمکو چاہئے کہ ہم پوچھیں کہ ہم کون ہیں کہاں سے آئے کہاں کو جاتے ہیں۔ اس سوال کا کامل جواب ہمیں تب ہی مل سکتا ہے جب ہم مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے پر یقین کریں ✠

اس یقین کی بنیاد کہانی نہیں ہے چار دیانتدار اور سچے سخن گذاروں نے بعد تحقیقات اور مشاہدہ کے اُسکو قلمبند کیا۔ لاکھوں آدمی اُسکو یقین کرتے ہیں اور اُس سے تسلی پاتے ہیں ضرور وہ ایک معجزہ ہے۔ لیکن ایسا معجزہ جو معتبر گواہوں سے ثابت ہو بڑے بڑے عالموں نے ہر زمانہ میں اس گواہی کو قبول کیا۔ ایسے لوگوں نے قبول کیا جو تواریخی دلیلوں کی قدر اچھی طرح سمجھتے ہیں ✠

مسیح کے جی اُٹھنے سے ہمیں بھی جی اُٹھنے کی اُمید ہوئی ہم داؤد کی طرح کہہ سکتے ہیں کہ میرا دل اس سبب سے خوش ہے اور میری زبان شاد میرا جسم بھی اُمید میں چین کریگا۔ کہ تو میری جان کو قبر میں رہنے نہ دیگا۔ تو مجھکو زندگی کی راہ دکھلاویگا

پولوس کہتا ہے اُنکو جو مسیح میں مر گئے ہیں۔ خدا اُنکے ساتھ جلاویگا پھر اگر تو اپنی زبان سے خداوند یسوع کا اقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان لاوے کہ خدا نے اُسے پھر کر جلایا تو تو نجات پاویگا ✠

(باقی آئندہ)		راقم (پادری) کے۔ سی۔ چٹرجی۔

ایک آن میں بہت جوروؤں والے کو اور بہت شوہر والی کو بپتسمہ دینا بالکل ناجائز ہے

جواز بپتسمہ کے سوال کے جو جواب دیئے گئے اُن سے کثرت عنوان بالا کا زیادہ تر قائل ہو گیا ہے اور کئی ایک اور وجوہات بھی پیش کرونگا تاکہ اور بھائیوں کو جرح قدح کی سہولیت ہو جاوے ✠ معلوم ہووے کہ جب کبھی محمدیوں سے کثرت ازدواجی اور طلاق اور جہاد اور غلامی وغیرہ کی بابت عیسائیوں کی تحریری یا تقریری گفتگو ہوئی تو اُنہوں نے اپنا بچاؤ یوں کیا کہ توریت میں بھی یہہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ توریت کے منشا کو نہ سمجھکر تعجب نہیں کہ محمدی لوگ قرآن کے بچاؤ کے لئے یہہ پناہ ڈھونڈھیں لیکن تعجب ہے کہ وے لوگ جو اپنے تئیں عیسائی ظاہر کرتے ہیں وہ بھی اپنے پُرانے خیالوں کی پچھ کے واسطے ایسا ہی کریں۔ حالانکہ انجیل مقدس اُنکے برخلاف ہے چنانچہ میرے سوال کے جواب میں مسٹر عبداللہ آتھم صاحب نے نور افشاں نمبر ۱۹ سنہ رواں کے ۸ صفحہ پر یہی طرز اختیار کی ہے۔ اور لکھتے ہیں "کہ جو شخص بہت جوروؤں کے ساتھ بپتسمہ پانیکو آوے اور وہ جوروواں بھی اُسکے ساتھ رہنے کو راضی ہوں تو چاہئے کہ بپتسمہ اُنسے نہ روکا جاوے"۔ اسپر الہام سے یہہ دلیل لاتے ہیں کہ "گو روح بائبل مقدس کی تو مخالف کثرت ازدواج کے ہے مگر لفظاً کہیں اُسکو منع نہیں فرمایا۔ اس سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اصول و قاعدہ تو یہی قرار دیا ہے کہ ہر انسان ایک آن میں ایک سے زیادہ جوروواں نہ رکھے مگر اس اصول و قاعدہ کو بلا استثنا نہیں رکھا" ✠

جائے غور ہے کہ بائبل مقدس کا یہہ اصول و قاعدہ تو مان لیا ہے لیکن آپنے میرے سوال کا جو جواب دیا ہے وہ اس قاعدہ کی استثناؤں کی بنا پر دیا ہے۔ بلکہ استثنا کو اصول پر ترجیح دی ہے اور استثنا کو شریعت اجازیہ کہکر شریعت واجب فی نفسہ کو برطرف کیا ہے۔ یہہ مسٹر آتھم صاحب کی طرز ہے۔ لیکن ہمارے خداوند مسیح نے اسکے برعکس کیا ہے یعنے شریعت اجازیہ کو شریعت اصلی پر سے دور کیا ہے اور دائمی اصول اخلاقیہ کو پھر قائم کیا ہے۔ کیونکہ شریعت اجازیہ عارضی بات تھی اور مخصوص بنی اسرائیل تھی۔ مثلاً (۱) جب استثنا ۶: ۵ میں ہدائت ہوئی کہ "تو اپنے سارے دل اور اپنے ساری جی اور اپنے سارے زور سے خداوند اپنے خدا کو دوست رکھ" تو اظہار محبت کے لئے اس قوم کو یہہ ذریعے دئے گئے جیسا استثنا ۱۶: ۱-۳- اور ۱۲: ۱۱ میں لکھا ہے۔ ابیب کے مہینے کی محافظت کیجیو۔ اور خداوند اپنے خدا کی فسح کیجیو۔۔۔ اسلئے تو اُس جگہہ پر جسے خداوند پسند کریگا کہ وہاں اپنا نام رکھے خداوند اپنے خدا کے لئے تو اپنی گائے بیل اور بھیڑ بکری میں سے فسح ذبح کیجیو" وغیرہ۔ مگر خداوند مسیح اُس حکم کو ان قیود سے نکالتا ہے اور اُن قیود کا عارضی ہونا ظاہر کرتا ہے دیکھو یوحنا ۴: ۲۱-۲۴۔ "یسوع نے اُس سے کہا کہ اے عورت میری بات کو یقین رکھ کہ وہ گھڑی آتی ہے کہ جس میں تم نہ تو اس پہاڑ پر اور نہ یروشلم میں باپ کی پرستش کروگے۔۔۔ وہ گھڑی آتی ہے بلکہ ابھی ہے کہ جس میں سچے پرستار روح اور راستی سے باپ کی پرستش کرینگے۔۔۔ خدا روح ہے اور اُسکے پرستاروں کو ضرور ہے کہ روح اور راستی سے پرستش کریں" ✠

(۲) دس حکموں میں سے چھٹا حکم یہہ ہے کہ تو خون مت کر۔ تو بھی بنی اسرائیل کے لئے یہہ رعائت ہوئی کہ اپنے پڑوسی سے دوستی رکھے اور دشمن سے عداوت (احبار ۱۹: ۱۸- استثنا ۲۳- ۶) اس رعائت یا اجازت کو مسیح نے دور کیا اور اصل حکم قائم کیا۔ اور فرمایا کہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو۔ متی ۵: ۴۴ ✠

(۳) سبت کے دن کی بابت کچھ [illegible]

(متی ۵: ۳۲ و ۳۳ و ۳۵) لیکن مسیح نے سبت کے دن نیکی کرنا روا ٹھہرایا (متی ۱۲: ۱-۸) +

اسیطرح ساتواں حکم یہہ تھا کہ تو زنا نہ کر - تو بھی کثرت ازدواجی اور طلاق اسرائیلیوں میں رائج ہوئے - لیکن دونوں کو خداوند مسیح نے بند کیا - "خالق نے شروع میں اُنہیں ایک ہی مرد اور ایک ہی عورت بنایا - اور فرمایا کہ اسلئے مرد اپنے ماباپ کو چھوڑیگا اور اپنی جورو سے ملا رہیگا - اور وے دونوں ایک تن ہونگے" - (یہاں سے اپنی ایک ہی جورو سے ملا رہنا اور دونوں کا نہ کہ تین یا چار کا ایک تن ہونا اصلی قانون بیان کیا گیا ہے) - اور طلاق کی بابت فرمایا کہ "موسیٰ نے تمہاری سخت دلی کے سبب تمکو اپنی جوروؤں کو چھوڑ دینے کی اجازت دی پر شروع سے ایسا نہ تھا - اور میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی جورو کو سوائے زنا کے اور سبب سے چھوڑ دے اور دوسری سے بیاہ کرے زنا کرتا ہے" متی ۱۹: ۳-۹ - اس فرمان سے خداوند کثرت ازدواجی کو زنا ٹھہراتا ہے - کیونکہ اگر ایک عورت کو بغیر زنا کے چھوڑ کر دوسری سے بیاہ کرنا زنا ہے - تو اسکے ہوتے ہوئے دوسری سے بیاہ کرنا کیسی بڑی زناکاری ہے - عورت جو بغیر زنا کے چھوڑی گئی وہ دراصل اُس آدمی کی جورو رہتی ہے - اسلئے اسکا دوسری سے بیاہ کرنا زنا ٹھہرایا گیا ہے - یعنے جورو کا یونہی چھوڑا جانا اور اسکا پاس ہونا برابر ہے - ایک ہی بات ہے - اسلئے دوسری سے بیاہ کرنا زنا کہا گیا ہے - اور اسی کو کثرت ازدواجی کہتے ہیں - لہذا انجیل کے رُو سے کثرت ازدواجی زناکاری ہے - مگر مسٹر آتھم صاحب کو اُسمیں کچھ عیب نظر نہیں آتا - اور جو شخص ایسی زناکاری کی حالت کو چھوڑ نہیں سکتا اُسکو بپتسما دینا بالکل ناجائز ہے - اسکے مطابق پولوس رسول ۱-قرنتیوں ۷: ۱ و ۲ میں فرماتا ہے کہ "مرد کے لئے یہہ اچھا ہے کہ عورت کو نہ چھوئے لیکن حرامکاری سے بچ رہنے کو ہر مرد اپنی جورو اور ہر عورت اپنا خصم رکھے" یہہ بھی واحد ازدواجی کی ہدایت صریح ہے +

پھر سوچنا چاہئے کہ انجیل میں اکثر کلیسیاؤں کا ذکر ہے - اور وہ ہدایتیں اور قانون بھی مندرج ہیں جو اُنکو دئے گئے - عیسائیوں کی چال چلن کا بھی ذکر ہے - یہودی دستوروں مثل ختنہ کا بھی ذکر ہے - مگر کسی سلسلہ میں بہت جوروؤں والے کا ذکر نہیں - اور نہ کثرت ازدواجی کے انتظام کے لئے کسی قسم کا اشارہ تک کیا ہے جس سے مسٹر آتھم صاحب والی شریعت اجازیہ گمان ہو سکے بلکہ ہر جگہہ جہاں مرد اور جورو کا ذکر آیا ہے وہ واحد ازدواجی کی صورت میں آیا ہے - مثلاً دیکھو رومیوں ۷: ۲ - ۳ اور افسیوں باب ۵ خصوصاً آئت ۲۳ و ۲۸ و ۳۱ - پس واحد ازدواجی نہ صرف بائبل کی روح ہے بلکہ لفظاً بھی یہی مصرح ہے - اور مناسب نہیں کہ اپنی خود پسندی کے خیالوں سے کسیوقت کی عارضی استثنا سے بائبل کے اصل قاعدہ کو دبا دیویں - انجیل مقدس کی صاف تعلیم ہے کہ شروع میں صرف ایک مرد اور ایک عورت ایک تن کئے گئے اسلئے ہر مرد اپنی جورو اور ہر عورت اپنا خصم رکھے اور ایک کے ہوتے ہوئے دوسری کرنا زناکاری ہے +

اب میں اُن باتوں کی طرف رجوع کرتا ہوں جو مسٹر آتھم صاحب نے شریعت اجازیہ کے متعلق بیان کی ہیں +

سو معلوم ہووے کہ کثرت ازدواجی کی نسبت شریعت اجازیہ کا لفظ استعمال کرنا درست نہیں ہے - کیونکہ اسکی بابت کوئی شریعت نہیں ہے - صرف کبھی کبھی اُسکے بُرے نتیجوں کی بابت کچھ انتظام کیا گیا ہے جیسے استثنا ۲۱: ۱۵-۱۷ میں ہے اور جسکا مسٹر آتھم صاحب حوالہ دیکر شریعت اجازیہ کثرت ازدواج کے لئے جتلاتے ہیں اسمیں دو جوروؤں میں سے غیر محبوب کے بیٹے کو پلوٹھے پن کا حق دینے کا حکم ہے - دو یا زیادہ عورتیں رکھنا لوگوں کا اپنا رواج تھا نہ کہ شریعت نے اجازت دی تھی - یعنے کثرت ازدواجی شرعاً جائز نہیں تھی - ازخود لوگوں میں رائج تھی - دیکھئے استثنا ۲۲: ۲۸ و ۲۹ میں لکھا ہے کہ "اگر کوئی باکرہ لڑکی کو پاوے جو کسی کی منگیتر نہو اور اُسے پکڑ کے اس سے ہم بستر ہو اور وے پکڑے جاویں تو وہ مرد جو اسکے ساتھ ہم بستر ہوا لڑکی کے باپ کو پچاس مثقال روپیہ دے" وغیرہ - اب مسٹر آتھم صاحب کہیں کہ کیا اس ہدائت سے توریت مردوں کو کنواری لڑکیوں کے ساتھ اسطرح بدوضعی کرنا جائز ٹھہراتی ہے؟ یہی صورت باب ۲۱ والے بیان کی سمجھیں - ایک مروجہ خرابی کے بعض بُرے نتیجوں کے انتظام کی بابت فہمائش ہے نہ کہ شریعت - وجوہ دوان کرنا یا کسی کی کنواری بیٹی سے زبردستی ہم بستر ہونا جائز ٹھہراتی ہے - ایسا کہ ایسے امور کو شریعت اجازیہ کہا جاوے +

علاوہ اسکے مجھے یہہ بھی خیال گذرتا ہے کہ جسطرح خدا نے اور قوموں کے جہالت کے وقتوں سے طرح دی تھی (اعمال ۱۷: ۳۰) قوم اسرائیل کے لئے جسکو اُسنے برگزیدہ کیا تھا اسبات سے طرح دی اور اُن کو کثرت ازدواجی سے ایسا نہ روکا جیسا اور باتوں سے روکا تھا - کیا اور قوموں کی وہ باتیں اور بدرسمیں جنسے خدا نے طرح دی شریعت اجازیہ میں داخل نہیں ہو سکتیں - ؟ اور سوچیے اگر اُن میں سے کوئی رسم من بھاتی مانی جاوے تو کیا ہرج ہے - یاد رہے کہ جب خدا کسی خرابی کو ہونے دیتا اور نہیں روکتا تو اس سے یہہ نتیجہ نکالنا ایک بطلان ہے کہ وہ خرابی شر فی نفسہ نہیں ہے - ہاں یہہ واہیات خیال ہے کہ سلیمان نے جو بہت جوروئیں کیں اسلئے بہت جوروان کرنا عیب نہیں ہے - اگرچہ کثرت ازدواجی ہونے پائی لیکن بائبل میں کبھی اسکی تعریف نہیں کی گئی ہے - بلکہ کئی قسم سے اسکی مخالفت کی گئی ہے جیسا کہ میں نے اسی قسم کے مضمون میں ایک دفعہ ثابت کیا تھا - ملاکی نبی جو عہد عتیق کا آخری نبی ہے باب ۲ - آئت ۱۴ و ۱۵ - میں اُس رواج کے برخلاف لکھتا ہے +

پھر مسٹر عبداللہ آتھم صاحب نے اُس ہدائت سے بھی کثرت ازدواجی کے لئے شریعت اجازیہ نکالی ہے جو انجیل میں خادم دین کے واسطے دی گئی ہے - یعنے پاسبان ایک جورو کا شوہر ہووے (۱-تمطاؤس ۳: ۲) - میں نہیں سمجھتا کہ اس ہدائت کو کثرت ازدواجی سے کچھ بھی نسبت ہو - پر اگر جیسا مسٹر آتھم صاحب گمان کرتے ہیں کہ اس سے پاسبانوں کے سوا اور لوگوں کے لئے کثرت ازدواجی جائز ہے اور ازاں موجب بہت جوروؤں والے کو بپتسما دینا جائز ہے تو اولاً اس سے یہہ بھی جائز ہے کہ کوئی مجرد عیسائی دو تین جورو دان کر سکتا ہے - اور جنکے پاس ایک ایک ہے وہ بھی نمبر بڑھا سکتے ہیں - البتہ پاسبانی کا عہدہ نہ پائینگے - دونوں حالتوں میں اصول ایک ہی ہے -

یاد رہے کہ یہہ عنش مسٹر اتھم صاحب کی منطق سے حاصل ہو نہ کہ انجیل مقدس سے جو اس گندی تعلیم کے بالکل برخلاف ہو ثانیاً۔ سوائے پاسبانوں کے اور سب عیسائیوں کو اجازت ہو کہ پُرعیب ہووین۔ اور بدپرہیز اور بےتمیز اور ناشائستہ اور مارپیٹ کرنے والے اور لالچی ہووین۔ اور شرابی دل بھر کے ہووین۔ واضح ہو کہ اس آئت پر ایک خیال تو وہ ہو جو مسٹر اتھم صاحب نے پیش کیا ہو اور وہ سب سے قبیح ہو اور دوسرا یہہ ہو کہ اگر خادم کی پہلی جورو مر جاوے یا طلاق دیجاوے تو پھر دوسری نہ کرے۔ تیسرا خیال یہہ ہو کہ پاسبان ضرور ایک جورو کا شوہر ہووے بغیر جورو کے نہ رہے۔ اور لوگ خواہ تجرد میں رہیں خواہ بیاہ کریں (یعنے مجرد آدمی کنوارا ہو خواہ رانڈوا پاسبان ہووے) اور ہماری دانست میں یہی خیال زیادہ تر متصل مطلب متن کے معلوم ہوتا ہو کیونکہ نہ وہ۔ آئتوں میں انتظام خانگی کی بابت ہدائت ہو اور اگر اسکے لئے جورو رکھنا ضروری ہوتا تو یہہ ہدائت نہ کی جاتی۔ مجرد آدمی کو ایسی ہدائت نہیں ہو سکتی۔ ایک اور بات ہو جس سے اس نتیجہ کو تقویت پہنچتی ہو کہ اُس خط کے باب ۴ میں پولوس رسول آنے والی بدعتوں کی خبر دیتا ہو کہ "وے بیاہ کرنے سے منع کرینگے"۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ رومن کیتھلکوں میں پادریوں کو شادی کرنے سے منع کیا گیا اور ابتک یہہ حالت ہو۔ تو رسول پیش بینی کر کے اس بدعت کو پہلے ہی سے روکتا ہو۔ کہ پاسبان ایک جورو کا شوہر ہووے۔ کثرت ازدواجی کا تو خیال ہی متروک ہو۔ اور جن پادریوں نے اس آئت کے بھروسے پر ایسے لوگوں کو بپتسمہ دیا ہو اُنہوں نے بڑی غلطی کی ہو اور کلیسیا میں ناپاکی کا بیج بویا ہو۔ خداوند اُنکو اپنے کلام کی زیادہ سمجھ بخشے +

معلوم ہووے کہ دنیا میں کثرت ازدواجی قائن کی اولاد سے شروع ہوئی۔ اور اس زمانہ میں محمدیوں اور چوہڑوں وغیرہ میں نکاح اور طلاق ایسے بیہودہ طور سے آسان ہیں کہ جب چاہیں جورو کو چھوڑ دیں۔ جب چاہیں اور کریں۔ اور ایک کے ہوتے ہوئے اور کئی ایک کر لیویں۔ اور پھر چاہیں تو سبھوں کو چھوڑ دیویں۔ ایسے گندے رواج کی خاطر ہم اپنے مقدس دین کے پاکیزہ اصول کو توڑ دیویں ؟ نہیں ہرگز نہیں۔ ضرور ہو کہ وہ ایک جورو والے ہووین۔ اور اپنی جوروں زائد کو چھوڑ دیویں نہ کہ ہم اپنا اصول چھوڑ دیویں۔ ہم حیران نہ ہووین کہ ایک دو عورتوں کے زیادہ ہونے کے سبب سے ہم اُنکو ہلاکت میں چھوڑتے ہیں۔ ہم اپنے رحم سے خدا کے قانون کو توڑ نہیں سکتے۔ دیکھو شراب ایک پینے کی چیز ہو اور ایک ادنی چیز ہو۔ مگر لکھا ہو کہ شرابی خدا کی بادشاہت میں داخل نہ ہونگے۔ چہ جائکہ زناکار داخل ہووین۔ بس اس شخص کو جو ایک سے زیادہ جورو والا ہو بپتسمہ دینا کلام الہی کے رو سے بالکل ناجائز ہو۔ اگر وہ ایک جورو والا ہو کے آوے تو ہو سکتا ہو۔ یہہ ہمارا کام نہیں کہ اسکو بتلاویں کہ کیونکر چھوڑے وہ خود جانتا ہو۔ اور کر سکتا ہو۔ ہم یہہ کہہ سکتے ہیں کہ بہت جوروؤں والے کو بپتسمہ دینا جائز نہیں۔ اور اگر وہ اس سبب سے ہلاک ہوتا ہو تو ہو۔ کیونکہ "ہماری انجیل اگر پوشیدہ ہووے تو اُنہیں پر پوشیدہ ہو جو ہلاک ہوتے ہیں (۲ قرنتیوں ۴: ۳)" امید ہو کہ اب مسیحی بھائی زیادہ توجہ سے رائے دے سکینگے +

راقم

جی۔ ایل۔ ٹھاکر داس گجرانوالہ۔

مبشر انجیل

جسے رغبت ہو دہی شے وہ عطا کرتا ہو
منھہ شکر خورے کا شکر سے خدا بھرتا ہو

پیارے ایڈیٹر۔ سلام پہنچے۔

الحمد للہ کہ ہماری تحریک پر برابر تائید ہو رہی ہو۔ عموماً مسیحی اتفاق کرتے ہیں۔ امداد کے لئے روپیوں کا بھی وعدہ ہو۔ بہت غریب مسیحی بھائی تو ۱۲ دینے کو تیار ہیں۔ مگر بعض کے خیال میں یہہ قیمت بہت زیادہ ہو۔ اُن کے خیال میں کم کرنی چاہئے۔ اسکی نسبت بہت تردد نہیں۔ کیونکہ یہہ تو آمدنی پر موقوف ہو۔ اگر مخیر صاحبان اپنی فراخ حوصلگی سے اسکے اخراجات کو پورا کر دیں۔ تو غریب مسیحیوں کو بھی مفت دیکتے ہیں۔ لیکن تاکہ وہ بیدل نہ ہووین۔ ہم اُنکی خاطر بجائے ۱۲ کے ۶/۲ پائی کر دیتے ہیں۔ فرمائے یہہ تو بار خاطر نہ ہوگا۔ اب تو خوش ہو۔ ایک صاحب پچدا سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ وہ اس رسالہ کی امداد میں ہر طرح خوش ہیں۔ اور بجائے آٹھ روپیہ سالانہ کے ۱۰ روپیہ دینگے۔ اور اگر اور بھی ضرورت ہوئی۔ تو اور بھی دینگے۔ پادری ٹامس ہاول صاحب بہت خوشی سے ہمارے ساتھ متفق ہیں۔ انشاء اللہ ہم اسمیں کامیاب ہونگے +

مین نے کاغذوں کیواسطے ایک عرضی پی۔ آر۔ بی۔ سوسائٹی کے سکرٹری صاحب کی خدمت میں پیش کی ہو۔ جسکی نسبت اُمید ہو کہ منظور ہوگی۔ ہفتہ عشرہ تک جواب ملجائیگا۔ تو پیارے ناظرین کو مطلع کرونگا۔ میرے اور عزیز بزرگ کیوں خاموش ہو رہے ہیں۔ توجہ فرماویں +

راقم وہی صلیب کا خادم

بٹالہ ۔ ۱۳ ۔ مئی

بندہ ۔ ر۔ م۔ واعظ

نور افشاں ۔ ہم منشی ر۔ م۔ واعظ صاحب کے ساتھہ بدل متفق ہیں۔ اگر ایسا ہو جاوے تو اس سے انجیل کی اشاعت دینے کا عمدہ طریقہ نکل آئیگا۔ اخبار نور افشاں بہ سبب ۴ ورق ہونیکے اسکام کو پورا نہیں کر سکتا گو کہ اسکا مقصد یہہ ہی ہو۔ ہم بخوشی منشی صاحب کو خبر دیتے ہیں کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ نے اُنکی درخواست کو منظور کر لیا ہو کہ وہ رسالہ کی اجرت صرف اُسی قدر لیوینگے۔ جسقدر روپیہ اُسپر خرچ آویگا +

سرکاری خبریں

موصول مطبع

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک پنجاب وغیرہ خان بہادر میرزا اعظم بیگ کے پنشنیاب ہونے کے سبب صاحبان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے زمرہ میں ۲۱۔ اپریل ۱۸۸۹ء سے مندرجہ ذیل ترقیات منظور فرماتے ہیں +

خان بہادر محمد حیات خان صاحب پولیٹکل اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

درجہ دوم - اول درجہ کے اکسٹرا اسشنٹ کمشنر ہوئے +

رائے بہادر سردار پرتاب سنگھ صاحب اکسٹرا اسشنٹ درجہ سوم - دوم درجہ کے اکسٹرا اسشنٹ کمشنر ہوئے +

سردار سلطان ابراہیم صاحب خان بہادر اکسٹرا اسشنٹ درجہ چہارم - سوم درجہ کے اکسٹرا اسشنٹ کمشنر ہوئے +

خان بہادر عبد الغنی صاحب اکسٹرا اسشنٹ کمشنر درجہ پنجم - چہارم درجہ کے اکسٹرا اسشنٹ کمشنر ہوئے +

خان بہادر حافظ نور علی صاحب اکسٹرا اسشنٹ کمشنر درجہ عارضی بالاستقلال اس عہدہ پر مستقل کئے گئے +

ایچ - ای - اے وگمفیلڈ صاحب بہادر اکسٹرا اسشنٹ کمشنر درجہ ششم - بطور عارضی بالاستقلال اکسٹرا اسشنٹ کمشنر درجہ پنجم ہوئے +

خان بہادر حسین بخش صاحب اکسٹرا اسشنٹ کمشنر درجہ ششم - عارضی بالاستقلال اُس عہدہ پر مستقل کئے گئے +

رائے بہادر کرپا رام صاحب بی - اے اکسٹرا اسشنٹ کمشنر درجہ ہفتم - بطور عارضی بالاستقلال اکسٹرا اسشنٹ کمشنر درجہ ششم ہوئے +

خان بہادر شیخ غلام محمد صاحب اکسٹرا اسشنٹ کمشنر درجہ ہفتم عارضی بالاستقلال - اُس عہدہ پر مستقل کئے گئے +

رائے بہادر امیر چند صاحب اول قائم مقام اکسٹرا اسشنٹ کمشنر - بطور عارضی بالاستقلال اکسٹرا اسشنٹ کمشنر درجہ ہفتم ہوئے +

خبریں

سورت - ریلیف فنڈ کیواسطے ایک لاکھ دو ہزار روپیہ بمبئی بینک میں جمع ہو چکا ہے - **روس میں** نہلسٹوں کا زور جمکا خرابی کا دریا پھر اُمڈا ہوا - **روس** کو اختیار ملا ہے - کہ پانچ سال تک ایران میں جہاں چاہے ریل بنائے - **حضور قیصر ہند** کے مکان قلعہ ونڈسر میں تین لاکھ کی آرائش کا بیج ہے **حضور** پرنس آف ویلز کے فرزند کبرکسی علاقہ کے گورنر ہونے والے ہیں **سلطان روم** نے اپنا ولیعہد اپنے بھائی کو مقرر کر رکھا ہے **راولپنڈی** کی حفاظت کے کام منظور ہو گئے - مضبوط مورچہ بندی کی جائیگی - **امیر بخارا** نے روس سے عہد کرایا ہے کہ بخارا میں شراب کی دکانیں نہ کھولی جاویں - **ولائت میں** زور دیا گیا ہے کہ ہند میں ریلیں خوب بڑہائی جائیں **قسطنطنیہ** میں یہودی لوگ سخت فساد پر آمادہ ہوئے ہیں - کہ وادود - **مرشد آباد** میں سخت آگ لگی چار سو مکانات جلکر خاکستر ہو گئے **لاہور** کے مسلمان لوہاروں نے انجمن مصلح نام ایک سوسائٹی قائم کی - **فیروز پور** میں ڈسٹرکٹ بورڈ کا اوورسیر اور دو کس ٹھیکیداران آٹھ سو روپیہ کے غبن میں ماخوذ ہیں - **ریاست** منڈی میں بیس لڑکیاں ایک ہی آدمی کے ہاتھ بکیں - **اخلاقی** تعلیم کی اسکیم اگست تک پختہ نہ ہوگی جسکے بعد بیان کیا جاتا ہے کہ ٹیکسٹ بک تیار کی جائیگی - **حضور ملکہ معظمہ** کے خانگی اخراجات ساڑھے اڑتیس لاکھ روپیہ سالانہ حسب ذیل ہیں - جیب خاص کے لئے چھ لاکھ ۴۴ ہزار ۹ سو خیرات - وخدمات خاص کے لئے ایک لاکھ ۱۳ ہزار - نوکروں کی پنشن وغیرہ چار لاکھ ۴۴ ہزار ۴ سو - دربار کا متفرق خرچ تین لاکھ ۶۳ ہزار حضور ممدوحہ کی اولاد کو گیارہ لاکھ ۱ ہزار روپیہ ملتا ہے - اور سوا چار لاکھ روپیہ کی رقم جو حضور ممدوحہ کو لنکیشر سے آتی ہے - وہ اس سے علاوہ ہے - پرنس آف ویلز کو سوا چار لاکھ روپیہ پارلیمنٹ کی طرف سے دیا جاتا ہے - اور چھ لاکھ روپیہ کے قریب علاقہ کارنوال سے آتا ہے - **بمبئی** کے فرقہ پارسیوں نے بھی نیشنل کانگرس سے کنارہ کشی کرنی چاہی ہے - **لاہور** مسمی البشر داس کو جسنے ایک لڑکی کو حال میں دریائے راوی سے زندہ نکالا تھا مبلغ پچاس روپیہ انعام ملا - **بقول سراج الاخبار** انگریزی مورخوں کا قول ہے کہ حضرت آدم کا قد ۱۲۳ فیٹ ۹ - انچ - اور حوا کا قد ۱۱۸ فیٹ ۹ - انچ تھا - مگر اُنکی نسل کا قد دم بدم گھٹتا گیا - چنانچہ حضرت نوح کا قد ۱۰۰ فیٹ اور حضرت ابراہیم کا ۴۸ فیٹ اور حضرت موسیٰ کا ۱۳ فیٹ - اور سکندر کا ساڑھے چھ فیٹ تھا - **نورافشاں**

یہہ بات قرین قیاس نہیں بلکہ محض جھوٹھ ہے - کسی انگریز مورخ نے آجتک ایسی بات نہیں لکھی اگر لکھی ہو تو کوئی صاحب اُس کا پتہ دیوے +

بھوپال میں ۹ رمضان کو ۱۰ بجے دن کو بارودخانہ کے اندر ۴۰ من بارود میں جسکو مزدور تیار کر رہے تھے کنکر آجانے سے دفعتاً آگ لگ گئی ۶۴ - آدمیوں کا پتہ نہیں باقی ۳۴ - آدمی اسپتال میں آئے جنمیں ۹ عورتیں ۲ باقی مرد انمیں سے ۸ - آدمی رات کو مرگئے باقی کا حال ردی تھا - ایک حجام حجامت بناتا تھا جب اُسنے آگ لگتی دیکھی تو بھاگ کر تالاب میں کود پڑا - او حجامت بنوانے والا مرگیا +

لطیفہ ایک مرتبہ ایک خودمختار شرقی سلطان نے اپنے اہل دربار سے سوال کیا کہ میں بڑا یا میرا باپ بڑا بادشاہ تھا کسی کو مجال نہ تھی کہ کوئی اُسکے باپ کی اُسپر فوقیت دکھلاتا لیکن ایک سال خوردہ وزیر اس اثنا میں بول اُٹھا - کہ قبلہ عالم آپکا باپ آپ سے بڑا تھا - اگرچہ اُس میں کوئی بات آپ سے اعلیٰ نہ تھی لیکن ایک نہائت ہی لائق بیٹا پیچھے چھوڑ گیا ہے کہ جسکی نظیر آپ کے پاس نہیں - بادشاہ نے فی الفور اُسکی غرت افزائی کی +

گجرات پنجاب میونسپلٹی کیطرف سے شہر میں اعلان چسپاں ہوئے ہیں کہ جو مویشی مریں اُنکا چمڑا کمیٹی لیا کریگی ہم اس تجویز کو بہت پسند کرتے ہیں - کیونکہ ایک تو جس شخص کا مویشی مریگا اسکو مزدوری دیکر اُٹھانا پڑیگا - دوسرا اکثر چوہڑے لوگ زہر دیکر مویشی کو مار دیا کرتے تھے - جب اُنکو چمڑا اور گوشت نہ ملا تو بہت جانیں ضائع نہ ہوا کرینگی +

مدراس میں ایک یورپین ڈپٹی کلکٹر نے اُسترے سے اپنا گلا کاٹ ڈالا +

لاہور کے قمار بازوں کی خوب تحقیقات ہو رہی ہے - او تین شخصوں کو ایک ایک سال کی قید کی سخت سزا ہوئی +

خبر آئی ہے کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ نے پیرس میں ایک انگریزی میم سے شادی کی +

شہزادی دختر حضور قیصر ہند کے ہاں لڑکا پیدا ہوا +

گجرانوالہ میں تھوڑے عرصہ میں چار خون ہوئے انمیں سے ایک سردار نہال سنگھ جوکھیانوالہ از خاندان مان اور انکی زوجہ کے قتل کی واردات کی خبر ہی +

بنارس - "شانتی سنچارنی" سبھا کے اپدیشک سری کرشن پرسن سین صاحب نے ڈھاکہ میں لکچر دیتے وقت فرمایا کہ علم پڑھانے سے عورتوں کی مونچھیں نکل آوینگی (واہ کیا خوب کہا) شاید ان پنڈت صاحب نے یہہ پڑھا ہوگا کہ لیلاوتی وغیرہ تعلیم یافتہ عورتوں کی مونچھیں تھیں - اگر ایسے ہی پنڈت مہاتما ہندو دھرم کی بہبودگی کرینگے تو ہو چکی +

بانکے پور میں ۸ ماہ گذشتہ کو افسوسناک خودکشی ہوئی ایک نوجوان شخص مسمی کوک بہار کو آپمیر ٹیوشاپ میں نوکر تھا - اُس سے کہا گیا کہ تیری ملازمت کی حاجت نہیں ہے - کیونکہ دیوالہ نکل گیا ہے - اور جو کچھ مال ہے فروخت کر دیا جائیگا - اِس شخص نے تھوڑا زمانہ ہوا کہ دو سال کی بڑی بڑی کوششوں کے بعد نوکری حاصل کی تھی - اُسکو زندگی تلخ ہوئی اور حیران اور مجبور ہوکر آخرکار خودکشی کی +

شکر صاف کرنے کی ایجاد عجیب طرح سے دریافت ہوئی ایک مرغی جو کیچڑ میں لت پت تھی - اسیطرح کیچڑ بھری ہوئی کوٹھری میں گھسی - شکر پر پاؤں رکھدئے - جہاں اُسکی انگلیوں کے نشان بنے تھے وہاں شکر صاف تھی - آزمائش کا نتیجہ ہے - کہ شکر صاف کرنے میں گیلی مٹی کا استعمال ہوتا ہے +

برٹش گورنمنٹ تو ہمیشہ جزائر انڈمان پر قبضہ نہ رکھیگی - یہہ سچ ہے کہ جزیرہ رفتہ رفتہ پانی میں سماتا جاتا ہے - اور یقین ہے کہ ایک وقت بالکل غائب ہوجائیگا +

لودیانہ

جناب کرنیل ڈبلیو جے پارکر صاحب ڈپٹی کمشنر لودیانہ نے مورخہ ۶ - ماہ جون سے ۳ ماہ کی رخصت حاصل کی ہے - اور اُنکے بجائے مسٹر گلس صاحب قائم مقام ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور تشریف لاکر آج چارج لینگے +

بابو رائے بڑودہ صاحب پلیڈر جو سرکار کیطرف سے ممبر مقرر ہوئے تھے بجائے مسٹر بیکر صاحب کے کمیٹی کی طرف سے وائس پریزیڈنٹ چُنے گئے +

اتوار ۲ بجے صبح کیوقت آریا سبھا کی عبادت و بندگی دیکھنے کے لئے ہم بھی گئے تھے - وہاں کی عجیب کارروائی دیکھی - بندگی و عبادت کا تو کیا ذکر وہاں تو خاصی دل لگی ہورہی تھی - اول تو اُنہوں نے کچھ بھجن جسمیں بھی کچھ مذمت ٹھیکے اور مسجد و گرجے وغیرہ کی تھی گائے اور بعدہ سنسکرت میں دعا ہوئی اُسکے بعد ایک نوجوان بنام مرلی دھر اُٹھ کھڑے ہوئے اور ایک کاپی ہاتھ میں لیکر پڑھنے لگے - اُسمیں شروع سے آخر تک بائبل پر بیشمار سوال و اعتراض لکھے ہوئے تھے - اور کہیں کہیں کچھ چٹکلے بھی ایسے درج تھے کہ جسکے پڑھنے پر حاضرین خوشی سے تالی پیٹتے تھے اور مسکراتے ہوئے نظر آتے تھے! واہ! واہ! کیا ہی طریقہ عبادت کا ہے - افسوس کہ اُس قادر مطلق بزرگ و عالیشان خدا کے سامنے جانا اور ایسی بے ادبی اور ہنسی ٹھٹھا کرنا کیا یہہ عبادت اُس ایشور کی ہے اور کیا وہ اس کام سے بہت خوش ہوگا - ہمکو تو یہہ یقین تھا کہ آریا صاحبان کچھ آریائی صداقت کا ثبوت دینگے - یا اور کچھ عبادت و بندگی کا طریق دیکھکر ہم کچھ نصیحت سیکھینگے - مگر افسوس وہاں تو بیحد کی ضد اور مخالفت کے سوا اور کچھ نہ تھا - اور پیارے جوان لکچرار نے ایک اور عجیب فقرہ کہا کہ "جو مادے کو ازلی نہیں جانتا وہ ناستک اور دھریا ہے" واہ صاحب خوب کہی - خدا کے نہ ماننے والے تو دھریے تھے - لیکن اب مادے کے نہ ماننے والے بھی دھریے ٹھہرے کیونکہ مادہ بھی ایک خدائی کا حصہ ہے!! +

عید الفطر بھی بروز شنبہ ہو چکی - مگر لودیانہ میں اس موقعہ پر بھی کانگرس کا اثر بہت کچھ معلوم ہوتا تھا اور بعض میں کئی ایک لوگ جنکی ملاقات کا اتفاق ہم سے ہوا - کانگرس کی بابت ذکر کرتے ہوئے کہتے تھے کہ یہاں مسلمانوں میں بڑا عمدہ اتفاق* تھا لیکن جب سے کہ حضرت بھیم جی صاحب تشریف لائے اُس وقت سے ایسا نفاق ہوگیا کہ اب دو فریق ہوگئے ہیں ایک تو معاون کانگرس مولوی عبد العزیز صاحب ہیں جنکا بیٹا ڈیلیگیٹ بھی مقرر ہوچکا ہے اور خود مولوی صاحب بھی بڑا ہی انٹرسٹ اسمیں لیتے ہیں - اور دوسرا مخالف فریق جنکا ساتھی مولوی شاہدین صاحب اور اور صاحبان ہیں - ہمکو اسکے سُننے سے بڑا ہی افسوس ہوا - کہ ابتدا ہی میں کانگرس نے ایسی پھوٹ ڈالدی - تو ہنوز دہلی دور است اسکے آخر میں کیا کچھ گل نہ کھلینگے +

* اور یہہ نفاق اسبات میں بھی ظاہر تھا کہ عید کی نماز اول ایک جگہ میں ہوا کرتی تھی پر اب تو کئی ایک جگہ میں ہونے لگی - ایک تو قلعہ کیطرف - دوسرے چھاونی کیطرف - تیسرے شہزادہ نادر صاحب کے باغ میں - اور چوتھے وگیبنڈ گنج کے متصل اور یہہ بھی سننے میں آیا ہے کہ مولوی عبد العزیز صاحب نے اس تقریب پر

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ای - پی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا